شیخ الکل حضرت مولٰنا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

کی مذہبی خدمات پر اجمالی نظر

(از مولوی محمد ابوالخیر صاحب. بدر پوائی پرتاب گڈھی متعلم دار الحدیث رحمانیہ)

عزیزان ملت! تیرہویں صدی کے اوائل میں جبکہ ہندوستان کفرستان بنا ہوا تھا کفر و ظلمت کی کالی گھٹائیں ہر چہار طرف چھائی ہوئی تھیں خود مسلمانوں میں احکام اسلامیہ کے بجائے ہندوانہ اور جاہلانہ رسومات بدعیہ کا دور دورہ تھا علماء کا طبقہ بالکل کمزور ہو چکا تھا سنت نبویہ پر عمل کرنا دشوار ہو گیا تھا غیر اللہ کی پرستش معمولی بات تھی مدعیان توحید بھی قبوروں کا غذات سے اپنی مرادیں مانگا کرتے تھے ایسے خطرے کے وقت میں شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ اور ان کے بعد ان کا خاندان مخلوق خدا کی ہدایت کے لئے پیدا ہوا۔ چنانچہ جب شاہ ولی اللہؒ صاحب نے اپنی توجہ اس جانب مبذول کی تو لوگ آپ کے جانی دشمن ہو گئے لیکن جس کے محافظ قدوسی ہوں بھلا ان کو کونسی طاقت نقصان پہنچا سکتی تھی آپ کے بعد آپ کے فرزندان نے اس فرض کو انجام دیا۔ چنانچہ ایک جانب اگر درس و تدریس کا سلسلہ جاری تھا تو دوسری طرف تبلیغ مذہب کی دوسری صورتوں کیلئے بھی سعی پیہم تھی۔ حضرت مولٰنا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی مجاہدانہ سرگرمیوں اور سرفروشانہ کارگذاریوں سے کون واقف نہیں؟ اسی شیر خدا کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ اس تاریکی و ظلمت کے زمانہ میں بھی لوگوں کے خیالات و عقائد میں ایک زبردست انقلاب پیدا ہو گیا۔ بہت سی مردہ سنتیں زندہ ہو گئیں۔ پیر پرستی اور قوم پرستی کا بت ٹوٹ گیا۔ یہی وہ مرد میدان تھا جسکو اگر مسلمانوں کی روحانی اصلاح کا احساس تھا تو ساتھ ہی ان کی جسمانی تکلیفوں کے دور کرنے کا بھی ایک ولولہ اور جوش تھا چنانچہ جب پنجاب کے مسلمانوں پر سکھوں کی جانب سے نہایت ہی سفاکانہ اور سنگین مظالم کی خبریں حضرت شہید کو پہونچتی ہیں تو ان سے رہا نہیں جاتا دل بے چین ہو جاتا ہے جذبات بھڑک اٹھتے ہیں اور آخر بمصداق تنگ آمد بجنگ آمد سکھوں سے مقابلے کیلئے پنجاب کی تیاری کر دیتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کچھ عرصہ تک زبردست معرکہ آرائی کے بعد خود مسلمانوں کی دھوکہ دہی کی وجہ سے مولٰنا شہید کر دیے جاتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس کے بعد شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے خاندان کے چشم و چراغ صرف شاہ اسحٰق صاحبؒ باقی رہ جاتے ہیں انہی ایام میں صوبہ بہار کے ایک نوجوان کو علم دین کا شوق پیدا ہوتا ہے اور وہ وہاں سے پیدل چل کھڑا ہوتا ہے عرصہ چھ سات سال کے بعد الٰہ آباد وغیرہ میں قیام کرتے ہوئے دہلی آتے ہیں اور کچھ دنوں بعد شاہ اسحٰق صاحبؒ کے حلقہ درس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ دس بارہ سال تک خوب اچھی طرح مختلف علوم کو حاصل کیا اور ساتھ ہی قرآن و حدیث میں بھی کافی مہارت پیدا کر لی اس کے بعد شاہ اسحٰق صاحبؒ حج کو چلے جاتے ہیں ان کے جانے کے بعد کوئی اس قابل نہ تھا کہ شاہ صاحب کی جگہ کو پوری کرے اگرچہ بہت بڑے بڑے متعدد علماء موجود تھے مگر کسی کی ہمت نہ پڑی ہاں خداوند قدوس نے اس کام کے لئے مولٰنا نذیر حسین صاحبؒ

کو پیدا کیا تھا چنانچہ آپ ہی شاہ صاحب کی جگہ پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے آپ کے درس کا سلسلہ ابھی شروع ہی ہوا تھا کہ اکناف عالم سے تشنگان علوم جوق در جوق آنے لگتے ہیں تھوڑے ہی عرصے کے بعد عالم کے گوشہ گوشہ میں آپ کے تلامذہ پھیل جاتے ہیں کابل تبت۔ حجاز کون سا ایسا مقام ہے جہاں پر آپ کی صدا نہ پہنچی ہو، جہاں آپ قرآن و حدیث اور تفاسیر کو محققانہ شان کے ساتھ پڑھایا کرتے تھے وہاں کتب فقیہہ مثلاً ہدایہ وغیرہ کی بھی مجتہدانہ انداز میں تعلیم دیتے تھے سارا دن درس میں گزار دیتے تھے فجر کی نماز کے بعد کلام مجید کا ترجمہ کیا کرتے تھے جس میں اہل دہلی کا ہجوم رہا کرتا تھا اور اس کی لطف اندوزی کی کیفیت وہی لوگ جان سکتے ہیں جو اس میں شامل تھے آپ اکثر وعظ بھی فرمایا کرتے تھے آپ کا وعظ توحید کے حقائق اور شریعت الٰہی کے معارف سے لبریز ہوا کرتا تھا پیر پرستی قبر پرستی اور شرک کی خاص طور پر تردید کیا کرتے تھے مگر افسوس اور صد افسوس کہ اہل حق کی دنیا نے ہمیشہ مخالفت کی ہے چنانچہ اسی عادت جاریہ کے مطابق لوگ سید صاحب کے بھی دشمن ہو گئے اور ایک حد تک آپ کو تکالیف بھی پہنچی لیکن دشمنوں کا تو خیال تھا کہ مولنا کو صفحۂ عالم سے نیست ونابود کر دیا جائے تاکہ تبلیغ و تدریس کا یہ سلسلہ بالکل ختم ہو جائے لیکن تدابیر ربانی کے سامنے کسی کی کوئی تدبیر کسی صورت میں بھی کارگر نہیں ہو سکتی چنانچہ مولنا ایک روز مکان سے ادائیگی نماز کی غرض سے مسجد تشریف لارہے تھے کہ راستے میں ایک شخص تلوار سے آپ پر حملہ کر دیتا ہے لیکن وہ اپنے اس ناپاک مقصد میں بحمد اللہ ناکام رہتا ہے مولنا اس پر قبضہ پا کر بھی اُسے چھوڑ دیتے ہیں اور کچھ نہیں کہتے لیکن خدا کی طرف سے اس جرم کے پاداش میں اُس پر عتاب نازل ہوتا ہے ایک نالائق نے مولنا کو خنزیر کا گوشت کھلانے کا ارادہ کیا مگر وہ بھی نامراد رہا اس کے بعد اس کے پیٹ میں سخت درد ہوتا ہے آخر اس راز کا افشا ہو جاتا ہے مولنا اس کے اس قصور عظیم کو درگذر فرما دیتے ہیں ہندوستان میں ایک عرصے قال اللہ اور قال الرسول کی جگہ پر قال فلاں و قال فلاں کا تسلط ہو چکا تھا اور ایمان کا دارومدار اسی پر سمجھا جاتا تھا ان اقوال رجال کے سامنے اقوال نبویہ کی کوئی حیثیت نہ تھی لیکن سیدنا نذیر حسین رحمہ اللہ تعالیٰ اٹھتے ہیں اور اس چیز کا قلع قمع کر کے صدائے قال اللہ اور قال الرسول کی گونج پیدا کر دیتے ہیں پچھتر سال تک برابر قرآن وحدیث کی تعلیم دیتے ہیں راولپنڈی میں آپ نظر بند ہیں مگر وہاں بھی فیض کا چشمہ جاری ہے بخاری اور مسلم کے درس کا سلسلہ وہاں بھی قائم ہو جاتا ہے اور وہاں بھی لوگ آپ سے فیض حاصل کر رہے ہیں حب نبوی کی عملی تعلیم کی کیفیت تو یہ تھی کہ آپ درس حدیث دے رہے ہیں توپ کا گولہ مسجد کے اوپر سے گذر رہا ہے مگر آپ برابر اسی طرح پڑھائے جا رہے ہیں کسی چیز کا وہم بھی آپ کے دل میں نہیں پیدا ہوتا ہے آپ سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ نے بخاری شریف کتنی دفعہ ختم کرائی ہے تو فرماتے ہیں تعداد نہ پوچھو! آپ نے اسلام کی وہ خدمت اور قرآن وحدیث کی وہ اشاعت کی کہ جس کی مثال دور حاضر میں شاید ہی پیش کی جاسکے لوگ قرآن وحدیث کی تعلیم سے کما حقہ بہرہ ور ہو چکے تھے۔ جس نے آپ سے تھوڑی مدت بھی تعلیم حاصل کی وہ بھی ایک ذی لیاقت عالم ہو گیا آج اطراف عالم میں جو صدائے حدیث گونج رہی ہے یہ سب آپ ہی کی برکت

وکرامت کا نتیجہ ہے آپ نے مولنٰنا عبدالعزیز رحیم آبادی مولنٰنا عبداللہ غزنوی مولنٰنا شمس الحق ڈیانوی مولنٰنا عبدالرحمن صاحب محدث مبارکپوری جیسے علماء پیدا کیے جن کے علم وفضل۔ زہد و اتقاء۔ قوت بیانی۔ دقت نظری نکتہ سنجی کا لوہا مخالفین کو بھی ماننا پڑا آج کروڑوں کی تعداد میں اصل توحید کے ماننے والے آپ ہی کی وجہ سے موجود اور تبلیغ و تدریس میں سرگرم عمل نظر آرہے ہیں آپ کے تلامذہ جس طرح درس و تبلیغ میں ان کا کوئی مقابلہ نہ کر سکتا تھا اسی طرح غیر مذاہب سے مناظرہ کرنے میں بھی ان کا کوئی ثانی نظر نہ آتا تھا موجودہ زمانے میں اس کی زندہ مثال مولنٰنا ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مولنٰنا ابوالقاسم صاحب بنارسی ہیں حضرت الشیخ کی زندہ یادگار مدرسہ میاں صاحب کے نام سے دہلی میں اب بھی موجود ہے جہاں پر قرآن وحدیث کی تعلیم برابر جاری ہے۔ مولنٰنا جب حج کرنے جاتے ہیں وہاں پر فارسی عربی اردو مختلف زبانوں میں ایمان پرور تقریریں کرتے ہیں اور ایک دو روز نہیں بلکہ متواتر آپ کی تقریریں ہوتی ہیں جس کا اثر پبلک پر کافی ہوتا ہے لیکن آپ کے دشمن ہر جگہ موجود تھے اور ہر جگہ ان کی یہی کوشش رہی کہ کسی طرح مولنٰنا کو قتل کردیں مگر جب خدا نگہبان ہو تو یہ کیونکر ممکن تھا چنانچہ لوگوں نے مولنٰنا کو اطلاع دی کہ آپ کے متعلق لوگ سازشیں کر رہے ہیں اور اس کا اثر ضرور کچھ نہ کچھ ہو کر رہیگا لیکن مولنٰنا اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ کوئی پروا نہیں لوگ میرے قتل کے اگر درپے ہو رہے ہیں تو کوئی کھٹکا نہیں کیا کروں گا زندہ رہ کر اب بہت جی چکا ہوں اسی مقام پر جہاں میرے قتل کے متعلق سازش ہو رہی ہے امام نسائی بھی شہید کیے گئے ہیں اگر میں بھی شہید کردیا جاؤں تو یہ میری عین سعادت اور فائز المرامی ہے چنانچہ دشمنوں نے مولنٰنا کو شاہ مکہ کے دربار میں پیش کیا لیکن جب حقیقت بے نقاب ہوجاتی ہے تو بادشاہ بھی حیران ہوجاتا ہے اور اپنی غلطی کی معافی مانگتا ہوا آپ پر ہر طریقہ سے مہربان ہوجاتا ہے دشمن دریا کے راستے میں بھی ہر قسم کی چھیڑ چھاڑ کرتے رہے لیکن آپ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ہ کو مدنظر رکھتے ہیں بالکل خاموش رہتے ہیں دشمن آپ کو کچھ بھی تکلیف نہ پہنچا سکے اور اپنے مقصد میں برابر خاسر و نامراد ہوتے رہے اور کیوں نہ ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ ابھی مولنٰنا کے وجود سے اپنی مخلوق کی ہدایت و رہنمائی کا کام لینا چاہتا تھا آپ جب حج کرکے واپس آتے ہیں تو دہلی اسٹیشن پر لوگوں کا اسقدر ہجوم تھا کہ پلیٹ فارم پر تل رکھنے کی جگہ نہ تھی مسلم اور غیر مسلم ہر ایک شخص محو حیرت تھا کہ یا اللہ آج کس بزرگ کی آمد ہے جس کی وجہ سے خلقت کا اس قدر ہجوم ہے چنانچہ بہت سے لوگ آپ کو دیکھ بھی نہ سکے معانقہ اور مصافحہ تو کیا معنیٰ مولنٰنا نے قرآن وحدیث کی تعلیم صرف انسانوں ہی میں نہیں پھیلائی بلکہ جنوں کی جماعت نے بھی آپ سے بہت کچھ فیض حاصل کیا چنانچہ جب آپ علالت طبع کی وجہ سے صاحب فراش تھے تو کبھی کبھی جنوں کا ہجوم ہوجاتا تھا اور آپ کو مجبور کرتے تھے کہ جس طرح تندرستی کے ایام میں آپ نے اپنے مواعظ سے ہم کو نوازا ہے اب بھی اپنے معارف آلہیہ کا ہم پر فیضان کریں مگر اب آپ مجبور ہو چکے تھے۔ آپ سوتے بہت کم تھے بس رات دن قرآن وحدیث کی خدمت میں مصروف رہتے تھے دن بھر درس جاری رہتا تھا اور رات کو فتاوی لکھا کرتے تھے اور نصف شب سے اللہ کی عبادت میں مشغول ہوجاتے تھے جبکہ ساری دنیا میٹھی نیند کے مزے لیتی رہتی تھی آپ اپنے محبوب حقیقی سے سرگوشی کرتے ہوتے یہانتک کہ صبح ہوجاتی تھی اور صبح کی نماز پڑھکر پھر درس کا سلسلہ جاری ہوجاتا تھا جب آپ کی عمر سو سے متجاوز ہوجاتی ہے تو آپ

گھر سے ڈولی میں بیٹھ کر درس دینے کیلئے آیا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ سلسلہ اس وقت ختم ہوتا ہے جبکہ آپ عالم بقا کی طرف رحلت کر جاتے ہیں آپ کے تلامذہ کی تعداد کئی ہزار تک پہنچ جاتی ہے آج بھی آپ کے تلامذہ اکناف عالم میں کافی تعداد میں نظر آرہے ہیں مگر ارشد تلامذہ کی اکثریت آپ کے پاس جنت الفردوس میں پہنچ چکی ہے الحقنا اللہ بھم

آپ کے معتقدین کی تعداد کروڑوں تک پہنچ چکی تھی اور اب تو نہ معلوم کتنے کروڑ ہو گئے ہیں اس کے بعد اسی سال کے قریب قرآن و حدیث کی روشنی تمام بلاد و امصار میں پہونچا کر ایکسو دس سال کی عمر میں دار السلام کیطرف کوچ کر جاتے ہیں ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو نور سے بھر دے اور ان کو جنت اعلیٰ میں جگہ دیوے میرا مقصود اس مضمون سے یہ ہے کہ ضرورت ہے اس بات کہ آج ہم بھی انہی کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں کیونکہ جس قوم نے اپنے اسلاف کے عملی کارناموں کو ورطۂ نسیاں میں غرق کر دیا وہ یقیناً اقوام عالم میں ذلیل و رسوا ہوگی اور جو قوم اپنے اسلاف کے طریقہ کار کو اپنا لائحہ عمل بنائے رہیگی وہ ہمیشہ دن بدن بام عروج پر ترقی کرتی جائیگی اور اسے کوئی قوت کمزور نہیں پہنچا سکتی ہے اللہ رب العالمین تمام مسلمانوں کو اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دیوے - آمین ثم آمین -

---

چائے کے مضر اثرات

(از مولوی نذیر احمد صاحب رحمانی)

ہم نے اپنی مفلسی - ناداری اور بے مائگی کے باوجود اپنی زندگی کے مختلف شعبوں میں جن بے جا مصارف ـ فضول اخراجات ـ اور بے ضرورت تکلفات کو معیشت کا لازمہ ـ امارت کا خاصہ ـ ریاست کا ٹھاٹھ بنا رکھا ہے ان میں سے ایک "چائے نوشی" کی وبا بھی ہے ـ آج یہ وبا نہ صرف شہروں یا امیرانہ زندگی بسر کرنیوالوں ہی میں پائی جاتی ہے بلکہ ملک کے گوشے گوشے اور ہر طبقے کے بچے بچے میں اس کا رواج عام ہو رہا ہے ـ حالانکہ ہندوستان جیسے غریب ملک کیلئے جہاں فی انسان ۳۰ یا ۵۰ روپئے سالانہ اوسط آمدنی ہو جہاں کی آبادی کا اکثر حصہ فاقوں میں بسر کر رہا ہو ـ جہاں کے لوگ عموماً صبح و شام کی روٹی کے بھی محتاج ہوں ـ اس قسم کے تکلفات ہرگز زیب نہیں دیتے ـ آپ اگر ہندوستان کے متعلق شیارکی، درآمد و برآمد کی رپورٹ پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ ہندوستان کا دس بیس ہزار ـ یا لاکھ دو لاکھ نہیں ـ بلکہ کئی کروڑ روپیہ سالانہ صرف چائے کی نذر ہو جاتا ہے ـ انا للہ الخ

لیکن خیر یہ تمام اقتصادی اور مالی نقصانات برداشت کرلئے جاتے اور ان سے اغماض ہو سکتا تھا اگر اس کا استعمال جسمانی ـ یا روحانی ـ دماغی یا قلبی تقویت و تائید ـ فرحت و انبساط کیلئے کچھ مفید ہوتا ـ مگر یہاں تو اس کا بھی خسارہ ہے ـ چنانچہ ہم ذیل میں "فاران" کے ایک مضمون کا خلاصہ نقل کرتے ہیں جس سے آپ کو بڑے بڑے ڈاکٹروں کے اقوال سے معلوم ہو جائے گا کہ چائے صحت جسمانی کیلئے کتنی مضر چیز ہے اور اس سے کس طرح آہستہ آہستہ انسان کی تندرستی برباد ہو جاتی ہے